24144 173
1/2

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

① — میرے ماموں سیٹھی حاجی مقبول احمد کا انتقال ہوگیا ہے۔ ان کے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں، دو پوتے اور ایک پوتی ہے۔ نیز مرحوم کے بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے اور بھانجیاں بھی حیات ہیں۔ مرحوم کی دو بیوی، ایک اکلوتا شادی شدہ بیٹا، والدین، بہن بھائی دادا، دادی و نانی کا انتقال ان کی زندگی میں ہوگیا تھا۔ واضح رہے کہ اولاد میں سے چار بیٹیاں ~~[illegible]~~ پہلی بیوی سے تھی اور ایک بیٹی دوسری بیوی سے ہوئی۔

② — مرحوم کے اکلوتے بیٹے کی بیوہ اور اولاد کو مرحوم کی میراث میں سے حصہ ملے گا یا نہیں؟۔ اکلوتے بیٹے کا انتقال مرحوم کی زندگی میں ہوگیا تھا

سائل: نثار احمد

پتہ: مکان نمبر 39-B/1 مین شہباز

فیز 6 DHA

فون: 0300 - 9208818

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۸/۲۱۱۲
جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

(۲،۱)۔۔۔ مرحوم حاجی مقبول احمد نے بوقتِ انتقال اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد مثلاً پلاٹ، نقد رقم، سوناچاندی، مالِ تجارت، کپڑے، برتن اور مرحوم کا وہ قرض جو ان کا کسی پر ہو اور مرحوم نے اپنی زندگی میں وہ وصول یا معاف نہ کیا ہو، غرض جو بھی چھوٹا بڑا سامان چھوڑا ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے، اس میں سب سے پہلے ان کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں، تاہم اگر یہ اخراجات کسی نے احسان کے طور پر ادا کردیئے ہوں، تو ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ اس کے بعد اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا کوئی واجب الاداء قرض ہو تو اسکے ترکہ سے وہ ادا کیا جائے، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو اس کے بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک اُس وصیت پر عمل کریں، اس کے بعد جو ترکہ باقی بچے اس کے کل پندرہ (15) برابر حصے ہر بیٹی کو دو دو حصے، اسی طرح دونوں پوتوں میں سے ہر ایک کو دو دو حصے، اور پوتی کو ایک حصہ دیدیں۔ تقسیم کا نقشہ یہ ہے

مسئلہ: ۳ تصحیح ۱۵ — مرحوم حاجی مقبول احمد — مضروب: ۵

بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	پوتا	پوتا	پوتی
۲					۱		
۱۰					۵		
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۱
13.333٪	13.333٪	13.333٪	13.333٪	13.333٪	13.333٪	13.333٪	6.667٪

واضح رہے کہ مرحوم کے بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں اور مرحوم کے بیٹے کی بیوہ کو مرحوم حاجی مقبول احمد کی میراث میں سے شرعاً حصہ نہیں ملے گا۔

الفتاوى الهندية (۶/ ۴۴۹)

وَالْأَصْلُ فِي هَذَا أَنَّ بِنْتَ الِابْنِ تَصِيرُ عَصَبَةً بِابْنِ الِابْنِ سَوَاءٌ كَانَ فِي دَرَجَتِهَا أَوْ أَسْفَلَ مِنْهَا إذَا لَمْ تَكُنْ صَاحِبَةَ فَرْضٍ، كَذَا فِي خِزَانَةِ الْمُفْتِينَ. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۷/صفر المظفر/۱۴۴۱ھ
7/اکتوبر/2019ء

الجواب صحیح
بندہ محمد عبد المنان عفی عنہ
نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۷/صفر المظفر/۱۴۴۱ھ
۷/اکتوبر/2019ء

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۸/۲۱۱۲

نائب مفتی

الجواب صحیح
۷/۲/۱۴۴۱ھ